



کیا نظریہ تخلیق کے حامی کچھ سنکی / خبطی باتوں پر یقین نہیں رکھتے؟

از: بوڈی ہوج ترجمہ: ندیم میسی

جب کبھی میں تخلیق / ارتقاء سے متعلقہ سوالات کے جواب دیتا ہوں تو اکثر مجھ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ میں کچھ بہت ہی عجیب قسم کی باتوں پر یقین رکھتا ہوں۔ مثال کے طور پر کچھ لوگ یہ الزام لگاتے ہیں کہ میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ زمین چمپی / ہموار ہے، اور یہ کہ جانوروں میں کسی قسم کی تبدیلیاں نہیں آتیں، یا پھر یہ کہ زمین حقیقت میں بہت سارے مضبوط ستونوں پر ٹکی ہوئی ہے۔ جب میں لوگوں کو یہ بتاتا ہوں کہ میں ایسی کسی بات کو نہیں مانتا تو وہ حیران رہ جاتے۔ مجھے شک ہے کہ یہ ساری افواہیں صرف اسلئے ہیں کہ بائبل اور مسیحیت پر شک نہ کرنے والے لوگوں کو اس بات پر قائل کیا جاسکے کہ بائبل سچائی پر مبنی نہیں ہے۔ صرف تھوڑی سی تحقیق کیساتھ ہم باآسانی ان ساری دیولمائی کہانیوں (افسانوں تصورات) کو بے نقاب کر سکتے ہیں۔

دعویٰ 1

بائبل نظریہ تخلیق کے حامی یہ مانتے ہیں کہ زمین چمپی / ہموار ہے۔

جب کبھی بھی کہیں پر بائبل کی بات کی جاتی ہے اسی وقت اکثر بائبل نظریہ تخلیق کے حامیوں پر یہ الزام دھرا جاتا ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں بائبل نظریہ تخلیق کا کوئی بھی حامی یہ نہیں مانتا کہ زمین چمپی / ہموار ہے۔ بائبل کہیں پر بھی اس بات کی تعلیم نہیں دیتی اور نہ ہی اس تصور کا کبھی پرچار کیا گیا ہے¹۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بائبل واضح طور پر اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ زمین ہموار نہیں ہے، اس لئے اس بات کو مسیحیت کے خلاف ایک مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔

وہ محیط زمین پر بیٹھا ہے اور اُس کے باشندے ٹڈوں کی مانند ہیں وہ آسمان کو پردہ کی مانند مانتا ہے اور اُس کو سکونت کے لئے خیمہ کی مانند پھیلاتا ہے۔ (یسعیاہ 40 باب 22 آیت)

اُس نے روشنی اور اندھیرے کے ملنے کی جگہ تک پانی کی سطح پر حد باندھ دی ہے۔ (ایوب 26 باب 10 آیت)

زمین کے چمپے / ہموار ہونے جیسے عقائد 500 قبل از مسیح میں قدیم یونان میں بہت عام تھے۔ 300 بعد از مسیح میں لیکٹین ٹینس کی تعلیمات و تصورات کے ساتھ یہ نظریہ ایک بار پھر اُبھرا اور اس کے علاوہ تاریخ میں کچھ دیگر لوگوں نے بھی اس نظریے کو اپنایا تھا۔

بعد میں کئی ایک معتقد انسانیت نے نشاط الثانیہ (چودھویں سے سترھویں صدی کے دور) میں اس عجیب و غریب عقیدے کے گڑے مر دے کو دوبار اُکھاڑا اور اس بات کی دلالت کرنے کی کوشش کی کہ زیادہ تر مسیحی اس قدیم عقیدے کے حامی رہے ہیں۔ بہر حال معاملہ یہیں تک نہ رہا، بلکہ اُن معتقد انسانیت نے کچھ بائبل حوالہ جات کو بغیر سیاق و سباق کے غلط تفسیر کیساتھ پیش کیا۔ ایسے حوالہ جات میں سے ایک

مکاشفہ 7 باب 1 آیت ہے جس میں نبوتی لحاظ سے زمین کے چار کونوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس آیت کی مجازی / علامتی نوعیت کو سمجھنے کی بجائے اُن معتقد انسانیت نے اُن حوالہ جات کی زبردستی لفظی تشریح کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ حوالہ واضح طور پر شمال، جنوب اور مشرق، مغرب کی سمتوں کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ مفسر کلام جان گل نے اس آیت کی تشریح یوں کی ہے کہ:



”یہاں پر چار فرشتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کو زکریا 6 باب 5 آیت میں مذکور چار ہواؤں کی طرف اشارے کے تعلق سے بیان کیا گیا ہے۔ اور اگرچہ زمین ایک ہموار مربع نہیں جس کے کونوں پر فرشتے کھڑے ہوں، بلکہ یہ گول ہے، لیکن یہاں پر مجازی طور آسانی مقامات کے تعلق سے کہا گیا ہے کہ اُس کے چار کونے ہیں۔ اور اگرچہ ایک ہی ہوا ہے جو کبھی ایک سمت میں چلتی ہے اور کبھی دوسری سمت لیکن اُنہیں چار مختلف ہوائیں کہا گیا ہے جن کا تعلق اوپر بیان کردہ چار مقامات سے ہے جہاں سے وہ چلتی ہیں³۔“

کئی ایسے شاعرانہ نوعیت کے حوالہ جاب کو بھی جیسے کہ زبور 75 کی 3 آیت جن میں زمین کے ستونوں کا ذکر ہے، مسیحیت کو بدنام کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ جان گل⁴ اور میتھیو ہینری⁵ جیسے مفسرین بالکل بجا طور پر ان حوالہ جات کی مجازی نوعیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

مزید مطالعہ کے لئے پڑھئے Taking Back Astronomy کتاب کا باب 2

دعویٰ 2

بائبل کی نظریہ تخلیق کے حامی یہ نہیں مانتے کہ جانداروں کے اندر اُنکے لئے مفید تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔

میوٹیشن جو کہ خلیوں کی چیز میں تغیرات پیدا کرنے کا فعل ہے دراصل ایک نقصان دہ عمل ہے اور ہم اسے گناہ اور اُسکی بدولت اس جہاں میں آنے والی لعنت کی وجہ سے نقصان دہ خیال کرتے ہیں۔ دیگر اور کئی قسم کی میوٹیشن ساکن ہوتی ہے جو حیوانی جسم کی ساخت پر بہت زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ بہر حال چند ایک ایسے واقعات بھی ہیں جن میں دیکھا گیا ہے کہ یہ میوٹیشن یعنی تغیر فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ یہ تغیرات اُن سے مختلف ہیں جن میں مہیہ طور پر پرچینیاتی معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ دراصل انہیں ایسے تغیرات کہا جانا چاہیے جن کا نتیجہ سود مند نکلا۔ اور آپ ایک پل میں دیکھ لیں گے کہ ایسا کیوں ہوا۔

اگر کوئی ہونزا تند ہواؤں والے جزیرے پر رہتا ہو تو وہ تغیر جو اُس کے پروں کے کھوجانے کا سبب بنے اُسے فائدہ مند تغیر یا میوٹیشن تصور کیا جائے گا۔ یہ اس لئے فائدہ مند تغیر تصور کیا جائے گا کیونکہ اگر اُس ہونزے کے پر کھوجائیں گے تو تند ہوا اُسے اڑا کر سمندر میں نہیں پھینک پائیں گی جہاں پر وہ ڈوب کر مر سکتا ہے۔ بہر حال ایسے تغیر یا میوٹیشن کی صورت میں ہونزے میں جینیاتی معلومات کی کمی واقع ہو جائے گی کیونکہ اُس میں سے پروں کے اگنے کے حوالے سے جینیاتی معلومات جاتی رہے گی۔ اس کے ساتھ ہی اس قسم کے تغیر یا میوٹیشن کو خطرناک بھی سمجھا جاسکتا ہے کیونکہ وہ اس کی وجہ سے ابھی ایک آسان شکار ہوگا اور اپنے آپ کو شکاریوں سے باآسانی بچا نہیں پائے گا۔



ابھی وہ میوٹیشن / تغیر یا تبدل جس کی وجہ سے سکل سیل نامی خون کی کمی کی بیماری لاحق ہوتی ہے اُسے ایک طرح سے فائدہ مند تصور کیا جاسکتا ہے کیونکہ جس شخص کو یہ بیماری ہو وہ ملیریا سے بچا رہتا ہے۔ بہر حال جس شخص کے جسم میں یہ تبدیلی ہوتی ہے اُس میں مناسب اور فائدہ مند خون کے خلیات بنانے کی معلومات میں بھی کمی ہو جاتی ہے اور سکل بلڈ سیلز یعنی خون کے سکل خلیات کسی بھی شخص میں بہت ساری بیماریاں اور مسائل پیدا کر دیتے ہیں۔

اوپر بیان کردہ دونوں طرح کی تبدیلی یعنی میوٹیشن اُن جانداروں کے لئے جن میں یہ واقع ہوتی ہے فائدہ مند تو ہے لیکن اس قسم کی میوٹیشن کی وجہ سے بہت ساری جنیاتی معلومات کم ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ بہت ہی فائدہ مند تغیرات یا میوٹیشن بھی مالکیول سے انسان بننے کے تصور یا نظریے کے مخالف جاتی ہے کیونکہ ایک مالکیول سے انسان بننے کے سفر میں اُس کے اندر ہر تبدیلی کے موقع پر نئی جنیاتی معلومات شامل ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن ایسے تغیر یا تبدیلی چاہے کتنی ہی مفید کیوں نہ معلوم ہو اُس کی وجہ سے جانداروں کے اندر جنیاتی معلومات کا اضافہ نہیں ہوتا بلکہ کمی واقع ہوتی ہے۔

ایک چوزے یا مرغی کے بارے میں تصور کریں جو اپنے پر بنانے کی جنیاتی معلومات کو کھودیتا ہے۔⁶ اس تغیر یا میوٹیشن کو فائدہ مند تصور یا جاسکتا ہے کیونکہ اب ہمیں اُن کے پر کھوٹے یا چکنے نہیں پڑیں گے۔ لیکن یہ بھی دیکھیں کہ اب وہ مرغی اُڑ نہیں سکے گی اور نہ ہی اپنے جسم کو گرم رکھ سکے گی۔ اکثر اوقات لوگ جنیاتی معلومات کے اضافے اور فائدہ مند تغیرات یا میوٹیشن کو ایک ہی بات تصور کرتے ہوئے تذبذب اور پریشانی پیدا کر دیتے ہیں، جبکہ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہیں۔ مالکیول سے انسان تک کی میوٹیشن کو جس میں مبیہ طور پر کئی ارتقائی تبدیلیاں آتی ہیں فائدہ مند ہونے ضرورت ہے اور اُس کی وجہ سے کسی جاندار میں نئی جنیاتی معلومات کا اضافہ ہونا چاہیے [جو کہ ہم مندرجہ بالا میوٹیشن، یا کسی بھی طرح کی میوٹیشن میں نہیں دیکھتے۔]

مزید مطالعہ کے لئے War of the Worldviews کا باب 3 یعنی Are Mutations Part of the "Egine" of Evolution? تجویز کیا جاتا ہے۔

دعویٰ 3

اگر آپ زمین کی کم عمری پر یقین نہیں رکھتے تو آپ مسیحی نہیں ہو سکتے۔

آنسر زان جنینس نے بار بار یہ کہا ہے کہ کوئی بھی شخص زمین کی عمر اور ارتقاء کے بارے میں اپنے تصور سے قطع نظر مسیحی ہو سکتا ہے۔ تاہم آنسر زان جنینس نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ ایسا کرنے والے مسیحی ہمیشہ اپنے تصور یا اپنے نظریے پر ثابت قدم نہیں رہتے۔ دیکھئے <https://answersingenesis.org/creationism/old-earth/>۔ زمین کی کم عمری (قریباً 6000 سال) پر یقین رکھنا دراصل بائبل کی تعلیمات پر درست طور پر یقین کرنے کا منطقی نتیجہ ہے۔ سب سے پہلے ہم تخلیق کے پہلے پانچ دنوں سے شروع کرتے ہیں اسکے بعد پھر چھ دن آدم کو بنایا گیا، پھر اُس میں آدم سے لیکر ابراہام تک کی پشتوں کا شمار کیا جائے تو ہمیں تقریباً 2000 سال کا دورانیہ ملتا ہے۔ مسیحی اور غیر مسیحی سب مورخین یہ مانتے ہیں کہ ابراہام تقریباً 2000 قبل از مسیح ہو گزرا ہے، پس اس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ابتداء جس کے بارے میں پیدائش کی کتاب تعلیم دیتی ہے تقریباً 6000 سال پہلے ہوئی ہوگی۔ پس زمین تقریباً 6000 سال پرانی ہے، اگر دیکھا جائے تو یہ اس نظریے کے مطابق بھی کافی پرانی ہے لیکن اُن کی ملین سالوں کے مقابلے میں بہت کم عمر ہے جس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔

کل وقت	وقت	
5 دن	5 دن	تخلیق کے پہلے پانچ دن
ابھی تک تقریباً 2000 سال	تقریباً 2000 سال	آدم کی تخلیق کے چھ دن سے لیکر ابراہام تک
تقریباً 4000 سال	تقریباً 2000 سال	ابراہام سے یسوع مسیح تک
تقریباً 6000 سال	تقریباً 2000 سال	یسوع کی پیدائش سے لیکر آج تک

زمین کے تقریباً 6000 سال پرانے ہونے پر ایمان رکھنا یسوع مسیح پر ایمان رکھنے کے لئے مناسب بنیاد فراہم کرتا ہے کیونکہ اس طرح آپ کلام کی تعلیمات پر اپنے نظریات کو مسلط کئے بغیر خدا کو اپنے کلام کے ذریعے سے بات کرنے دیتے ہیں۔ اسی طرح ہر بات کے لئے پہلے بائبل پر ایمان رکھنے کی وجہ سے ہمیں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ گناہ اور موت کی اس دنیا میں بے جا مداخلت کا تعلق پیدائش 3 باب کیساتھ ہے۔ جو کہ انجیل کی بنیاد ہے۔ یسوع ہمیں گناہ اور موت سے نجات دینے کے لئے آیا۔

اگر آپ پیدائش کی کتاب سے شروع ہونے والی بائبل کی بنیاد کو ترک کر دیں اور آپ بائبل کی تعلیمات کے برعکس انسان اور زمین کی قدیم تاریخ کے حوالے سے ارتقائی کئی ملین سالوں کے تصور کو بائبل میں شامل کرنے کی کوشش کریں تو پھر بائبل میں موجود باقی تعلیمات بالخصوص انجیل کی بشارت کو ماننا ممکن نہیں ہوگا۔ افسوس کی بات ہے کہ بہت سارے لوگ ایسا کرتے ہیں اور یہ بات غلط ہے لیکن ہمارے خیال

سے اُن کا یہ تصور اُنکی نجات کی نفی نہیں کرے گا۔

اس کتاب میں موجود دیگر ابواب کو دیکھیں:

باب 8: کیا خدا نے سب چیزوں کو واقعی چھ دنوں میں تخلیق کیا ہوگا؟

باب 9: کیا ریڈیومیٹرک ڈیٹنگ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ زمین پرانی ہے؟

باب 19: کیا درموجود ستاروں کی روشنی یہ ثابت کرتی ہے کہ کائنات پرانی ہے؟

دعویٰ نمبر 4

بائبل تخلیق کے نظریے کے حامی پوری بائبل کی لغوی / لفظی تفسیر کرتے ہیں

یہ کہنا بجا ہوگا کہ نظریہ تخلیق کے حامی کلام کے مطالعہ کے لئے قواعد زبان و تاریخ کو کام میں لاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم بائبل کے کسی بھی حصے کو اسکے سیاق و سباق مصنف، قارئین اور طرزِ تحریر وغیرہ کو مد نظر رکھتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم بائبل مقدس کا مطالعہ بالکل سادہ اور عام فہم انداز سے کرتے ہیں۔ جب لوگ ”لغوی یا لفظی تفسیر“ کا ذکر کرتے ہیں تو اُس سے اُن کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ یہ طریقہ کار بائبل مقدس کی غیر مناسب تفسیر کے خدشے کو خارج کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

”بلکہ ہم نے شرم کی پوشیدہ باتوں کو ترک کر دیا اور مکاری کی چال نہیں چلتے۔ نہ خدا کے کلام میں آمیزش کرتے ہیں بلکہ حق ظاہر کر کے خدا کے رُوبرو ہر ایک آدمی کے دل میں اپنی نیکی بٹھاتے ہیں۔“ (2 کرنتھیوں 4 باب 2 آیت)

”میرے منہ کی سب باتیں صداقت کی ہیں۔ اُن میں کچھ ٹیڑھا تر چھان نہیں ہے سمجھنے والے کے لئے وہ سب صاف ہیں اور علم حاصل کرنے والوں کے لئے راست ہیں۔“ (امثال 8:8)

بائبل مقدس کا مطالعہ آسان اور سادہ انداز سے کرنے کا مطلب اس بات کو سمجھنا ہے کہ کون سے حوالہ جات کا بیان تاریخ ہے، کون سے شاعرانہ انداز سے لکھے گئے ہیں، کون سے تمثیلی انداز سے لکھے گئے ہیں اور کون سے نبوتی وغیرہ انداز سے تحریر کئے گئے ہیں۔ بائبل مقدس کئی مختلف طرزِ تحریر کے انداز سے لکھی گئی ہے اور ہمیں اُس کا مطالعہ اسی انداز سے کرنے کی ضرورت ہے۔ پیدائش کی کتاب تاریخی واقعات پر مشتمل ہے۔ اس کو تاریخی بیان کے طور پر تحریر کیا گیا ہے لہذا اس بات کا کوئی جواز نہیں پایا جاتا کہ ہم اس کو کسی اور تحریری انداز جیسے کہ مجازی یا شاعرانہ انداز کے اصولوں کیساتھ پڑھیں۔

مثال کے طور پر ایک غیر مسیحی نے ایک دفعہ اس بات کا دعویٰ کیا کہ ”زبور 14 کی 1 آیت میں بائبل واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے۔“ جبکہ اگر اس کا سیاق و سباق دیکھا جائے تو حقیقت میں یہ آیت کہتی ہے کہ:

”اجتہاد نے اپنے دل میں کہا ہے کہ کوئی خدا نہیں۔ وہ بگڑ گئے انہوں نے نفرت انگیز کام کئے ہیں کوئی ٹیکو کا نہیں۔“ (زبور 14 کی 1 آیت)

سیاق و سباق ہماری درست تفسیر کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے کہ۔۔۔ اجتہاد نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے۔

کسی اور نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ ”پیدائش کی کتاب کے تخلیقی بیان میں مذکور دنوں کی درست تفسیر کرنے کے لیے آپ کو 2 پطرس 3 باب 8 آیت کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے جہاں پر اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہے۔“ بہت سارے لوگوں نے اس حوالے کو استعمال کرتے ہوئے اس تصور کی پشت پناہی کرنے کی کوشش کی ہے کہ زمین کئی بلین سال پرانی ہے، لیکن آئیے ہم اس بات کو سیاق و سباق کی روشنی میں پڑھتے ہیں۔

اے عزیزو! یہ خاص بات اُس پر پوشیدہ نہ رہے کہ خداوند کے نزدیک ایک دن ہزار برس کے برابر ہے اور ہزار برس ایک دن کے برابر۔ خداوند اپنے وعدہ میں دیر نہیں کرتا جیسی دیر بعض لوگ سمجھتے ہیں بلکہ تمہارے بارے میں تھل کرتا ہے اسلئے کہ کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔“ (2 پطرس 3 باب 8-9 آیات)

اس حوالے میں ایک ادبی تکنیک استعمال کی گئی ہے جیسے تشبیہ کہا جاتا ہے۔ یہاں پر خدا ایک دن کا موازنہ ایک ہزار سال کیساتھ اس لئے کرتا ہے کہ وہ یہ سمجھا سکے کہ وقت کی حدود و قیود اُس پر لاگو نہیں ہوتیں، بالخصوص اُس کے تھل کے معاملے میں۔ خدا ابدی ہے اور وہ اپنے ہی تخلیق کردہ وقت کی حدود و قیود سے بالا ہے۔

مزید برآں یہ آیت پیدائش میں موجود دونوں کا حوالہ پیش نہیں کرتی اسلئے پیدائش کے پہلے کے باب میں مذکور دونوں پر یہاں بیان کردہ ہزار سالہ طوالت کو مسلط کرنا بالکل نامناسب ہے۔ اگر ان آیات کا سادہ اور آسان زبان میں مطالعہ کیا جائے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ خُدا اپنے وعدہ کے لحاظ سے تحمل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ وہ شخص جس نے مجھ سے یہ بات کی تھی اُس کے ذہن میں پہلے سے قیاس کردہ تصور موجود تھا کہ زمین کئی ملین سال پرانی ہے۔ اُس کے اسی اعتقاد نے اُسکی اس بات میں رہنمائی کی کہ وہ بائبل کے اسے حوالے کو قواعد زبان و تاریخ کے لحاظ سے پڑھنے کی بجائے اس کی ایسی عجیب و غریب تفسیر کرے۔

پس ایماندار مسیحی بائبل مقدس کا مطالعہ سادگی اور عام فہم انداز میں سیاق و سباق کی روشنی میں کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم اُس سے یہ سیکھتے ہیں کہ خُدا کیا کہتا ہے اور اُسکی بات کا مطلب کیا ہے، اور ہم بائبل کے استعارے یا تمثیلی حوالہ جات پر عجیب و غریب قسم کے معنی مسلط نہیں کرتے۔

مزید مطالعہ کے لئے پڑھئے ”آپ بائبل کا لغوی / لفظی تفسیر کیسا مطالعہ کیوں کرتے ہیں؟“

<https://answersingenesis.org/bible-questions/why-do-you-take-the-bible-literally/>

دعویٰ 5

بائبل نظر یہ تخلیق کے حامیوں کے پاس اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت نہیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پاس بھی وہی ثبوت ہیں جو ارتقاء کے حامیوں کے پاس ہیں چاہے وہ ہڈیاں، فوسل یا چٹانیں ہوں۔ فرق صرف اُن ثبوتوں کی تشریح کا ہے۔ تخلیق کے حامی اور ارتقاء کے حامی اُنہی ثبوتوں کو کام میں لاتے ہیں لیکن وہ اپنا اپنا آغاز مختلف باتوں یا واقعات سے کرتے ہیں اس لئے وہ مختلف نتائج پر پہنچتے ہیں۔

ایماندار مسیحی ہونے کے ناطے ہمارا اصول متعارف یا نقطہ آغاز یہ ہے کہ خُدا موجود ہے اور اُس کا کلام سچا ہے۔ پھر اُس مقام سے ہم بائبل مقدس کو اپنے ارد گرد موجود دُنیا میں پائے جانے والے شواہد اور ثبوتوں کی تشریح کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ارتقاء کے حامی عام طور پر اپنا اصول متعارف (فطرت پرستی / مادیت پرستی اور یہ ایمان کہ مالکیول سے انسان تک کا ارتقاء ممکن اور سچی بات ہے) کو ان سارے شواہد کی تشریح کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جب ان دونوں تشریحات کا تجزیہ کیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل تشریح ارتقائی تشریح سے قدرے برتر ہے۔ کیونکہ یہ تشریح شواہد کے بارے میں واضح وضاحت پیش کرتی ہے اور عملی سائنس اُسکی اس وضاحت کی تصدیق کرتی ہے۔

مزید مطالعہ کے لئے پڑھئے: War of the Worldviews کا باب 12 بعنوان: What's the Best "Proof" of Creation?

دیکھئے دی آنسرز بک 1 کا پہلا باب: کیا خُدا واقعی موجود ہے؟

دعویٰ نمبر 6

بائبل نظر یہ تخلیق کے حامی مانتے ہیں کہ زمین آج بھی ویسی ہی ہے جیسی یہ اپنی تخلیق کے وقت ابتدا میں تھی

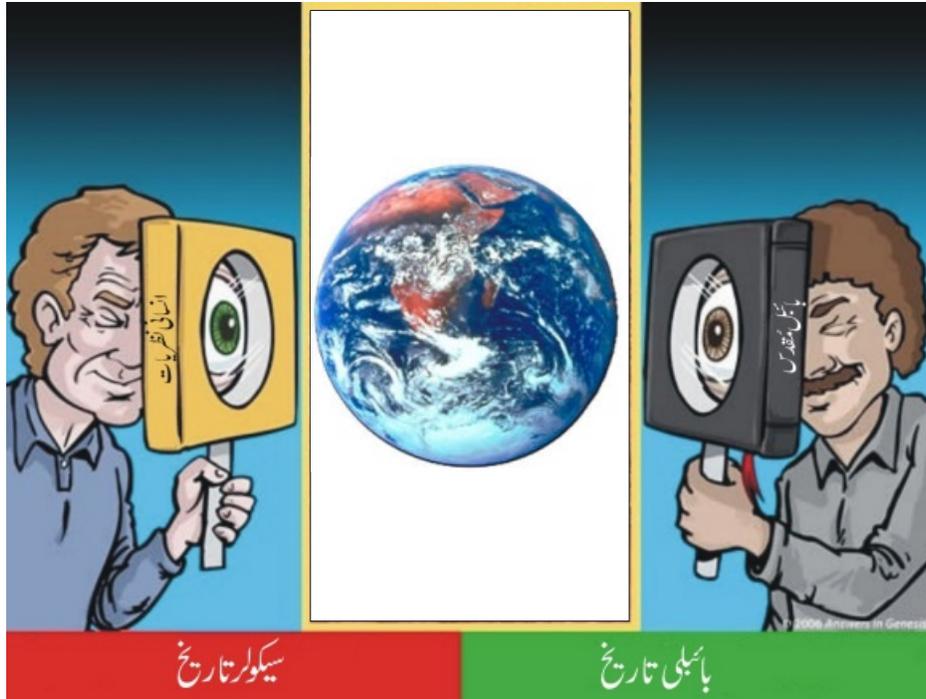
بائبل کے مطابق نظر یہ تخلیق کے حامی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ زمین کی 6000 سال پرانی تاریخ کے دوران اس پر بہت سی نمایاں تبدیلیاں آچکی ہیں۔ جن میں سے دوسب زیادہ تباہ کن ہیں یعنی انسان کا گناہ میں گرنا اور طوفان نوح۔

انسان اُس وقت گر جب اُس [آدم اور حوا] نے خُدا کے حکم کی نافرمانی کی۔ اُس سے پیشتر یہ دُنیا اور تمام مخلوقات بالکل کامل تھیں (پیدائش 1 باب 31 آیت؛ استثناء 32 باب 4 آیت)۔ آدم کو اُس کامل دُنیا میں صرف ایک ہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل نہ کھائے۔ اُسے بتایا گیا تھا کہ اگر اُس نے اُسے کھایا تو اُسکی سزا موت ہوگی۔ (پیدائش 2 باب 17 آیت)

لیکن آدم نے اسے کھایا اور مر گیا (پیدائش 3 باب 19 آیت؛ 5 باب 5 آیت) اور اب ہم بھی مرتے ہیں کیونکہ ہم گناہ (خدا کی نافرمانی) کرتے ہیں۔ موت اور دکھ تکالیف نے گناہ کی بدولت اس کامل دُنیا میں زبردستی دخل اندازی کی۔

آدم کی نافرمانی کے کچھ اور نتائج بھی تھے (پیدائش 3 باب)۔ اُن میں سے ایک یہ تھا کہ زمین لعنتی ہوئی اور دوسرا یہ کہ اُس پر اونٹ کٹارے اُگ آئے۔ انسانوں اور جانوروں میں مختلف طرح کی تبدیلیاں رونما

ہوئیں۔ زمین میں اس قدر بڑے پیمانے کی تبدیلیوں کی اصل وجہ انسان کا گناہ میں گرنا ہی تھا (رومیوں 8 باب 18-22 آیات)



طوفان نوح دراصل اس دُنیا اور اس زمین کے لوگوں پر جنہوں نے خُدا سے اپنا منہ موڑ لیا تھا خُدا کی عدالت کے طور پر آیا تھا (پیدائش 6-18 ابواب)۔ خُدا نے کہا کہ وہ اس زمین کو ایک بڑے طوفان کے ذریعے سے تباہ کر دے گا اور اُس نے ویسا ہی کیا۔

نوح کا طوفان عالمگیر تھا، اور اُس نے اس زمین پر کی ہر ایک چیز کو تباہ کر دیا۔ نظریہ تخلیق کے بہت سارے حامی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ابتدائی طور پر اس دنیا میں صرف ایک ہی براعظم تھا (پیدائش 1 باب 9 آیت)۔ یہ اصل براعظم طوفان کی تباہ کاریوں کی وجہ سے ٹوٹ گیا اور بہت بڑے پیمانے پر ہونے والی تباہی نے اس کو طوفان کے دوران اور اُس کے بعد کے سالوں کے دوران نئی شکل دی اور اُس کی بعد میں بننے والی شکل آج ہمارے سامنے ہے۔

اس بڑے طوفان نے بہت سارے جانوروں، پودوں اور آبی مخلوقات کو دفن کر دیا جو بعد میں بہت سارے فوسل بن گئے۔ رسوبی چٹانوں کی تہوں کا عظیم سلسلہ جو ہمیں اپنی موجودہ زمین پر ملتا ہے اُس بڑے عالمگیر طوفان کا ثبوت ہے۔

اُس عالمگیر طوفان کی وجہ سے ہی زمین کا کچھ حصہ نیچے چھس کر گہرے سمندروں کی شکل اختیار کر گیا اور کچھ حصہ پہاڑی سلسلوں کی شکل میں اُبھر آیا، اور بہت سارے ارضیاتی خدوخال بن گئے۔ اس کے بعد طوفان کے کئی مزید اثرات عہدِ نوح اور ٹیکوٹک پلٹیوں کے فالٹ لائنز وغیرہ کی صورت میں بھی سامنے آئیں۔

بائبل کے مطابق نظریہ تخلیق کے حامی اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ زمین تبدیل ہو چکی ہے۔ اصل بنیادی سوال یہ ہے کہ یہ کس طور پر بدلی ہے؟ یہ آج کی تخلیقی تحقیق کا دلچسپ اور شاندار پہلو ہے۔ اس کتاب میں دیگر ابواب کا مطالعہ کیجئے:

باب 10: کیا نوح کی کشتی اور طوفان واقعی حقیقت ہے؟

باب 14: کیا زبریں مین پلٹیوں کی تباہ کن ساخت طوفانی ارضیات کی وضاحت کر سکتی ہے؟

باب 26: خُدا کی تخلیق میں موت اور دکھ نکالیف کیوں شامل ہیں؟

دعویٰ 7

بائبل کی نظریہ تخلیق کے حامی سائنس اور منطق کے مخالف ہیں

بائبل نظر یہ تخلیق کے حامی سائنس سے محبت کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سائنس کے زیادہ تر اہم شعبے اُن لوگوں نے متعارف کروائے جو بائبل پر ایمان رکھتے تھے جیسے کہ آئزک نیوٹن (حرکیات، مرکز ثقل، علم الاحصاء)، مائیکل فیراڈے (برقی مقناطیسیات، فیلڈ تھیوری) [توت کے شعبوں میں حرکت]، روبرٹ بوئیل (کیمیا)، جونیس کیپلر (علم فلکیات) اور لوئیس پیسٹر (جرثومیات، مامونیت)۔ فرانسس بیکن بائبل پر ایمان رکھنے والا ایک مسیحی تھا جس نے سائنسی طریقہ کار کو متعارف کروایا۔

ان سائنسی شعبوں کے ترقی کرنے کی وجہ یہ ایمان تھا کہ خُدا نے اس کائنات کو تخلیق کیا ہے اور اُس نے ایسے قوانین یا اصول قائم کئے ہیں جن کی بناء پر ہم اس کائنات کے بارے میں تحقیق کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ آج بھی بہت سارے عظیم سائنسدان بائبل پر ایمان رکھتے ہیں اور روزمرہ کی بنیادوں پر مشاہداتی سائنس کو بڑے احسن طریقے سے استعمال میں لاتے ہیں۔⁷

یہاں تک کہ منطق بھی فطری لحاظ سے بائبل نقطہ نظر سے ہی جاری ہوتا ہے۔ کیونکہ ہم ایک مدلل خُدا کی شبیہ پر تخلیق کئے گئے ہیں اس لئے ہم منطقی صلاحیتوں کے موجود ہونے کی توقع کرتے ہیں۔ بہر حال منطق کوئی مادی چیز نہیں ہے اس لئے یہ اُن مادیت پرست ملحدوں کے لئے ایک مسئلہ کھڑا کرتا ہے جو غیر مادی اشیاء کے وجود سے انکاری ہیں۔ مادیت پرستی کے نقطہ نظر سے ایک منطقی خیال بالکل ایک غیر منطقی خیال کی مانند ہی ہے۔ یعنی یہ ذہن کے اندر ایک کیمیائی عمل سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ پس مادیت پرست خیال کے مطابق منطق کے ادراک کا جو مختلف طرح کے عوامل کی بدولت وقوع پذیر ہوتا ہے عالمگیر سچائی سے کچھ لینا دینا نہیں ہے کیونکہ عالمگیر سچائی بھی ایک غیر مادی چیز ہے۔

پس بائبل نقطہ نظر کے مطابق منطق موجود ہے اور سچائی بھی موجود ہے اور یہ دونوں ہی غیر مادی ہیں۔ لیکن ایک خالص مادیت پرست نقطہ نظر کے مطابق منطق اور سچائی کے وجود کی بنیاد نہیں ہے کیونکہ وہ غیر مادی ہیں۔ اور اگر ہمارے دماغ بے ترتیب تغیرات (میوٹیشن) اور فطری چناؤ کا نتیجہ ہیں تو پھر ہم یہ کس طرح جانتے ہیں کہ ہمارے ذہن ایسے انداز سے ارتقاء پذیر ہوئے ہیں جو ہمیں سچائی اور حجت کی بنیادوں پر سوچنے سمجھنے کے قابل بناتے ہیں؟

یہ بیان دینے کا مطلب کہ منطق ایک سچا نتیجہ اخذ کر سکتا ہے دراصل یہ ہے کہ حتمی سچائی موجود ہے اور وہ حتمی سچائی خُدا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دہریے اور ارتقاء کے حامی منطق اور سائنس کا استعمال نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ ایسا کرتے ہیں تو اُنہیں اوپر بیان کردہ مسیحی اصولوں سے بہت کچھ اُدھار لینا پڑتا ہے اور اُن کا یہ عمل اُن کے اُس نظریے کیساتھ موافقت نہیں رکھتا جس کا وہ ہر وقت دم بھرتے ہیں۔

مزید مطالعہ کے لئے پڑھئے: War of the Worldviews کا باب 10 بعنوان: Can Creationists Be "Real" Scientists? دیکھئے دی آنسز بک 1 کا باب 4: کیا نظریہ تخلیق کے حامی فطرت کے اصولوں کا انکار نہیں کرتے؟

اقتباسات و کتابیات

1. Who invented a flat earth? Creation 16(2):48-49, March 1994. Found online at <https://answersingenesis.org/astronomy/earth/who-invented-the-flat-earth/>.
2. J. Gill, Exposition of the Old Testament, Notes on Revelation 7:1, 1748-1763.
3. J. Gill, Exposition of the Old Testament, Notes on Psalm 75:3, 1748-1763.
4. M. Henry, Matthew Henry Bible Complete Commentary, notes on Psalms 75:3.
5. E. Young, Featherless chicken creates a flap, May 21, 2002, www.newscientist.com/article.ns?id=dn2307.
6. R. Grigg, Meeting the ancestors, Creation 25(2):13-15, March 2003.
7. To read about creation scientists and other biographies of interest, see "Creation Scientists."